42464 ـ كيا اعمال صالحہ كرنے كے ليے دنيا ميں واپس آنا ممكن ہے ؟

سوال

ميری بہن مررہی ہے، اور ميرے خيال ميں وہ آئندہ ماہ تك زندہ نہيں رہے گی, واللہ اعلم، اسنے اپنی زندگی ميں بہت كچھ كيا ہے جس پر اب وہ نادم بھی ہے اور اس سے توبہ بھی كر چكی ہے، اور ہميشہ وہ يہ تمنا كرتی ہے كہ وہ وقت آئے كہ اپنے كيے كو صحيح كر سكے، وہ اپنی موت سے قبل چند ايك اشياء جاننا چاہتی ہے:
اس وجہ سے كہ اللہ تعالی جن پررحم كرتا اور انہيں جنت ميں داخل كرتا ہے انہيں وہ جو چاہيں عطا كرتا ہے، اور ان كے مطالبات پوری ہوتے ہيں، تو كيا اگر وہ يہ مطالبہ كريں كہ وہ ماضی كی طرف پلٹ كر اپنے ماضی كو درست كرليں اور اپنی غلطيوں كو صحيح كرليں اگرچہ جنت ميں ہی تو ان كا يہ مطالہ پورا ہو گا ؟
اللہ سبحانہ وتعالی كا فرمان ہے كہ:
" اس نے اپنے بندوں كے ليے جنت ميں وہ كچھ تيار كيا ہے جو كسی آنكھ نے ديكھا تك نہيں، اور كسی كان نے سنا تك نہيں، اور نہ ہی كسی انسان كے دل ميں اس كا كھٹكا تك ہوا ہے"
تو كيا اللہ تعالی جنتيوں كو ہر وہ چيز عطا كرے گا جو ان كے دل ميں آئے گی، اور اسے وہ دنيا ميں حاصل نہ كرسكے ہونگے، اور خاص كرجو كچھ ميری بہن كا مطالبہ ہے ؟ گزارش ہے كہ جواب جلد ديں، اس ليے كہ ميرےخيال ميں وہ چند ہفتوں سے زيادہ زندہ نہيں رہے گی. واللہ اعلم ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اللہ تعالی آپ پر رحم كرے آپ كے علم ميں ہونا چاہيے كہ عمريں اور موت اللہ سبحانہ وتعالی كے ہاتھ ميں ہيں.

اللہ سبحانہ وتعالی كا فرمان ہے:

اور ہر مقرر كردہ وعدے كی ايك لكھت ہے الرعد (38).

اور ايك دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالی ہے:

اور كوئی نفس يہ نہيں جانتا كہ وہ كونسی زمين ميں فوت ہوگا لقمان (3).

اور انسان کے لیے یہ ممکن ہی نہیں کہ اس کے علم میں یہ آجائے کہ وہ کب فوت ہوگا، یہ تو صرف گمان ہیں جو بعض اوقات سچے ہو جاتے ہیں اور بعض اوقات جھوٹے.

اور بیماری کا یہ معنی نہیں کہ یہ شخص جلد مر جائےگا، جس طرح نوجوانی اور طاقت کا معنی یہ نہیں کہ یہ شخص بہت زیادہ عرصے تك زندہ رہے گا.

کتنے ہی ایسے بیمار ہیں جن کے بارہ میں لوگوں کو توقع تھی کہ وہ عنقریب مر جائےگا، لیکن وہ ایك لمبا عرصہ زندہ رہا، اور کتنے ہی صحیح اور صحت مند شخص ہیں جنہیں اچانك موت آگئی.

ایك شاعر نے کیا ہی خوب اور سچ کہا ہےکہ:

تقوی کا توشہ تیار کرلو کیونکہ تمہیں نہیں معلوم کہ رات ہونے کے بعد تم فجر تك زندہ بھی رہ سکو گے کہ نہیں.

کتنے ہی نوجوان ہیں جو صبح و شام ہنستے اورمسکراتے پھرتے ہیں، حالانکہ ان کے کفن تیار ہو چکے ہیں اور انہیں علم ہی نہیں.

اور کتنے ہی بچے ہیں جن کی لمبی عمر کی امید رکھی جاتی ہے، لیکن ان کے جسم قبرکی اندھیر کوٹھری میں داخل کیے جاچکے ہیں.

اور کتنی ہی دلہنیں ایسی ہیں جو ان کے خاوندوں کے لیے تیار کی گئیں اور ان کی روحیں قدر والی رات میں ہی قبض کر لی گئیں.

اور کتنے ہی تندرست و توانا بغیر کسی بیماری کے مرگئے، اورکتنے ہی مریض ایسے ہیں جو ایك لمبی مدت تك زندہ رہے.

مومن شخص سے تو یہی مطلوب ہے کہ وہ ہر وقت توبہ اور اعمال صالحہ کے ساتھ موت کی تیاری رکھے.

ابن ماجۃ رحمہ اللہ تعالی نے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا تو ایك انصاری شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اورسلام کرنے کے بعد کہنے لگا:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کونسا مومن افضل ہے؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" ان میں سے سب سے اچھے اخلاق کامالك.

اس انصاری نے دریافت کیا: کونسا مومن دانا اور عقلمند ہے؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" ان میں سے سب سے زیادہ موت کو یاد کرنے والا، اور ان میں سب سے بہتر وہ ہے جو موت کے بعد کی تیاری کرے، یہی عقلمند ہیں"

سنن ابن ماجۃ حدیث نمبر (4259) عراقی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں: اس کی سند جید ہے. اھ

اورعلامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابن ماجۃ میں اسے حسن قرار دیا ہے.

اللہ تبارك وتعالی کا شکر ہے کہ اس نے آپ کی بہن کو اپنےکیے پر توبہ اور ندامت کی توفیق بخشی ہے.

اور ہم اسے خوشخبری دیتے ہیں کہ اگر وہ اپنی توبہ میں سچی ہوئی تو اللہ تعالی اس کی توبہ قبول فرمائےگا، اور اس کی برائیاں نیکیوں اور حسنات میں بدل دےگا.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

سوائےان لوگوں کے جو توبہ کریں اور ایمان لائیں اور نیک کام کریں، ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ تعالی نیکیوں میں بدل دیتا ہے، اللہ تعالی بخشنے والا رحم کرنے والا ہے الفرقان (70).

آپ سوال نمبر (14289) کا جواب ضرور دیکھیں.

دوم:

جب مومن جنت میں داخل ہوگا تو اللہ تعالی اسے ہر وہ چیز عطا کرے گا جس کی مومن کو تمنا ہوگی، بلکہ اسے اس کی تمنا سے بھی زیادہ عطا کیا جائےگا.

فرمان باری تعالی ہے:

ان کی چاروں طرف سے سونے کی رکابیاں اور سونے کے گلاسوں کا دور چلایا جائےگا، ان کے جی جس چیز کی خواہش کرینگے اور جس سے ان کی آنکھیں لذت پائیں، سب وہاں ہوگا، تم اس میں ہمیشہ رہوگےالزخرف (71).

اور امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے ابو ہریرہ اور ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہما سے ایك لمبی حدیث روایت کی ہے

جسمیں آخری جنتی کے جنت میں داخل ہونے کا بیان ہے کہ اللہ تعالی اسے فرمائےگا:

" خواہش اورتمنا کرو، تو وہ تمنا اور خواہش کرےگا، حتی کہ اس کی خواہش ہی ختم ہو جائےگی، تو اللہ عزوجل فرمائےگا:

" اس اس طرح، اور اس کا رب اسے یاد دہانی کرانے لگےگا، حتی کہ جب اس کی تمنا اور خواہش ختم ہو جائےگی تو اللہ تعالی فرمائےگا:

" تجھے یہ بھی اور اتنا اور بھی ملےگا"

ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ نے ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اللہ تعالی فرمائےگا: تجھے یہ بھی اور اس سے دس گنا زیادہ دیا جائےگا، تو ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالی کہنے لگے:

مجھے تو یاد نہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا: صرف اتنا ہے کہ آپ نے فرمایا:

" تجھے یہ بھی اور اس جتنا اور دیا جائےگا"

ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے: میں نےرسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تجھے یہ بھی اوراس سے دس گنا زیادہ "

صحیح بخاری حدیث نمبر (806)

لیکن جب مومن دنیا میں واپس آنے کی خواہش اور تمنا کرےگا تو اس کی کا مطالبہ تسلیم نہیں کیا جائےگا، کیونکہ اللہ تعالی یہ فیصلہ فرما چکا ہے کہ دنیا میں کوئی بھی شخص واپس نہیں آسکتا.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

جس بستی کو ہم نے ہلاك کردیا ہے اس کے لیے دنیا میں واپس آنا حرام ہے الانبیاء (95).

یعنی جن بستی والوں کو اللہ تعالی نے ہلاك کر دیا ان کے لیے دنیا میں واپس آنا ممنوع اور ناممکن ہے، تا کہ وہ اپنی کوتاہیوں اور غلطیوں کا ازالہ کر سکیں.

دیکھیں: تفسیر السعدی (868).

اور بخاری اور مسلم رحمہما اللہ تعالی نے انس بن مالك رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ نے فرمایا:

" جنت میں جانے والوں میں سے شہید کے علاوہ کوئی اور شخص دنیا میں واپس آنے اور جو کچھ وہاں ہے اسے حاصل کرنے کی خواہش نہیں کرےگا، شہید نے جو عزت و تکریم دیکھی اس کی بنا پر وہ یہ خواہش اور تمنا کرےگا کہ اسے دنیا میں واپس بھیجا جائے تو وہ دس بار اللہ تعالی کےراستےمیں قتل ہو"

صحیح بخاری حدیث نمبر (2817) صحیح مسلم حدیث نمبر (1877)

لیکن اس کی بات تسلیم نہیں کی جائےگی.

ترمذی اور ابن ماجۃ رحمہما اللہ تعالی نے جابر بن عبداللہ بن حرام رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کیا ہے کہ جنگ احد والے دن مجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ملے اور فرمانے لگے:

" اے جابر رضی اللہ تعالی عنہ، میں تجھے یہ نہ بتاؤں کے اللہ تعالی نے تیرے والد کو کیا فرمایا ؟

انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " اللہ تعالی نے کبھی بھی کسی سے پردہ ہٹا کر بات چیت نہیں کی، لیکن تیرے والد سے بالکل آمنے سامنے بغیر کسی پردے اور ایلچی کے بات کی اور فرمایا: میرے بندے میرے سامنے تمنا اور خواہش کرو میں تجھے نوازوں گا، تو اس نے کہا: اے میرے رب مجھے زندہ کر میں تیرے راستہ میں دوبارہ لڑائی کرونگا، تو اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا: میرا یہ پہلے سے فیصلہ شدہ امر ہے کہ دنیا کی طرف دوبارہ لوٹا نہیں جاسکتا، تو اس نے کہا: اے میرے رب میرے پچھلوں کو یہ بتا دو:

تو اللہ سبحانہ وتعالی نے یہ آیت نازل فرمادی:

جو لوگ اللہ تعالی کے راستے میں قتل کر دیے گئے ہیں تم انہیں مردہ نہ سمجھو، بلکہ وہ تو اپنے رب کے ہاں زندہ ہیں اور انہیں رزق دیا جا رہا ہے.جامع ترمذی حدیث نمبر (3010) سنن ابن ماجۃ حدیث نمبر (190). علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابن ماجۃ میں اسے صحیح قراردیا ہے.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کی بہن اور سب مسلمانوں پر احسان کرتے ہوئے انہیں سچی توبہ کی توفیق عطا فرمائے.

واللہ اعلم .